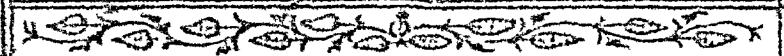
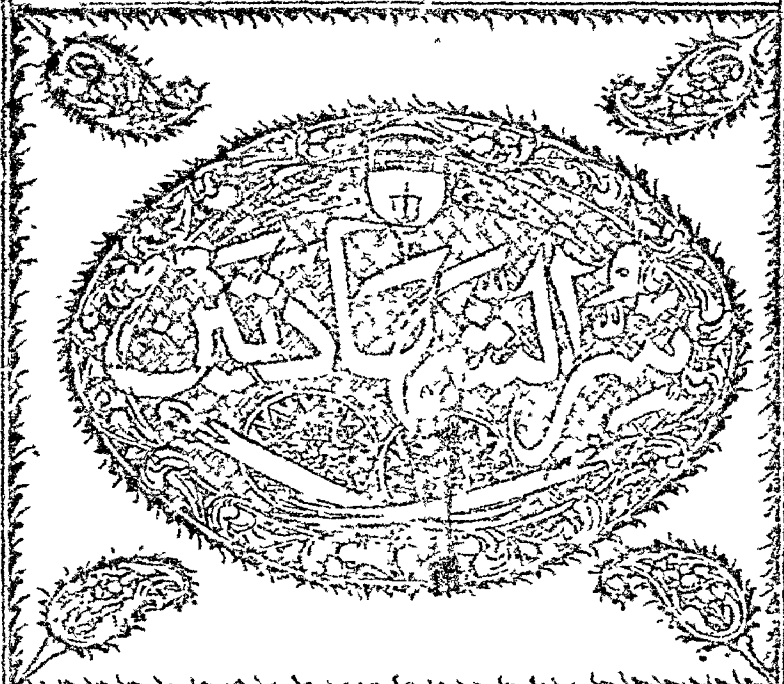
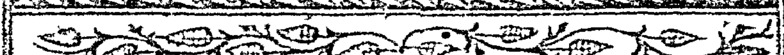
لا حول ولا قوة الا بالله

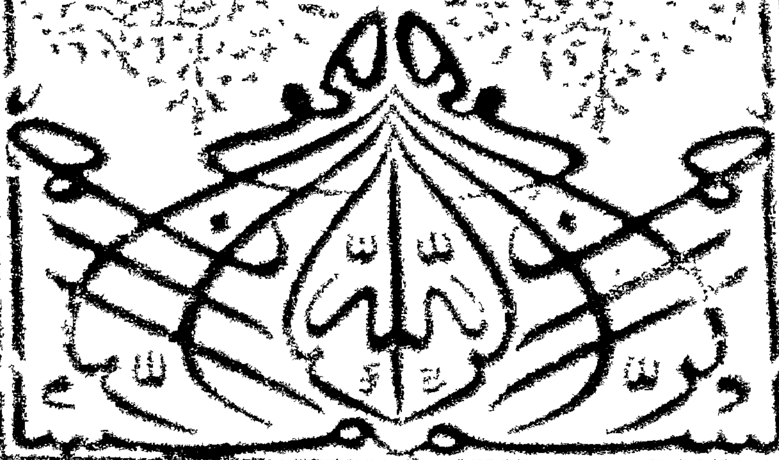




سر الشهادتين



در سنه ۱۲۸۶ در لکهنو مطبوع گردید



اعلم رحمك الله تعالى ان الكمالات التي تفرقت في
الانبياء عليهم السلام قد جمعت في نبينا محمد صلى الله
عليه وسلم فانه اعطي الخلافة كما اعطي ادم وداود
عليهما السلام واعطي الملك كما اعطي سليمان عليه
السلام واعطي الحسن كما اعطي يوسف عليه السلام
واعطي الخلة كما اعطي ابراهيم عليه السلام واعطي
الكلام كما اعطي موسى عليه السلام واعطي العبادة

كما أعطي يونس عليه السلام وأعطي الشكر كما أعطي

جیسے یونس علیہ السلام ف اور حضرت بڑے شکر گزار تھے جیسے

نوح عليه السلام وقد زيد له كمالات أخر من أنواع

نوح علیہ السلام ف٢ بلکہ اسے زیادہ حضرت مین اور کمالات تھے چنانچہ

الولايات والمحبوبية المطلقة والاصطفاء المطلق

ولایت ف٣ اور تصرفات ہر قسم کے اور سب طرح کی محبوبی ف اور سب کامون کی مقبولی

والرؤية والقرب الأتم والشفاعة العظمى والجهاد

اور دیدار الٰہی ف اور نہایت خدا کی نزدیکی اور شفاعت کبریٰ ف اور کافرون سے

مع أعداء الله تعالى إلى غير ذلك من الكمالات كالعلم الوسيع

جہاد سوائے اسکے اور کمالات جیسے علم بے شمار ف

والعرفان الأتم والقضاء والفتيا والاجتهاد والاحتساب

اور بہت سے سریکا عرفان ف اور ٹھیک فیصل کرنا ف اور فتویٰ دینا ف اور اجتہاد ف اور محتسبی ف١٣

والقراءة وغيرها لكن بقي له كمال لم يحصل له بنفسه

اور قرارت وغیرہ ف١٤ لیکن آپ مین ایک کمال باقی رہ گیا تھا کہ حضرت کی ذات مین حاصل نہ تھا

وهي الشهادة والسر في عدم حصولها له بنفسه صلى الله

یعنے شہادت اور آپ کی ذات مین اوسکے حاصل نہونے کا بھید یہ تھا کہ اگر آنحضرت صلے اللہ

عليه وسلم أنه لو استشهد في الحرب لأدى ذلك إلى كسر

علیہ وسلم جنگ مین شہید ہوتے تو شوکت اسلام کی

شوكة الإسلام ولاختلال الدين في نظر العوام ولما

ٹوٹ جاتی اور دین مین عوام کے نزدیک خلل پڑ جاتا ف١٥ اور اگر

استشهد غيلة وسرًا كما وقع لبعض خلفائه لم يشتهر

گمان ف١٦ چھپکے شہید ہو جاتے جیسے حضرت کے بعض خلیفہ شہید ہوئے ف١٧ تو آپ کی شہادت

أمر جهاده بل ولا يتيسر له إلّا أنّ تمام الشهادة أن
يتحمّل الرجل في الغربة والكربة وأن يُعقر جواده ويلقى
جثّته مطروحة ويقتل جملة جمع كثير من أعزّته
أحبّائه وأقاربه وأن يُنهب ماله وأن تؤسر بناته
وأيامه كلّ ذلك في ذات الله فاقتضت حكمة الله تعالى
أن يلحق هذا الكمال العظيم بسائر كمالاته بعد وفاته
ونقصان أيام خلافته التي تنافي المغلوبية والمظلومية
بجماعة أكابر ذرّيته بأقرب قرابته وأعزّ أولاده ممن
يكونون في حكم أبنائه حتى يلحق حالهم بحاله وينهج
كما أُشير إليه فتحقّقت عناية الله تعالى بعد انقضاء
أيام الخلافة إلى هذا الإلحاق فاستجاب الحسنين

عليهما السلام مناسب بجدهما عليه افضل الصلوات

علیہما السلام کو نانا کے مقام اور نہیں برتر درود اور

التحيات وجعلهما مرآتين لملاحظة وخدين لجماله

اور دونوں کو دو آئینہ بنایا کمال محمدی کے اور دو رخسار جمال مصطفوی کے

ولما كانت الشهادة على قسمين شهادة سر وشهادة علانية

اور چونکہ شہادت دو قسم پر تھی ایک تو شہادت پوشیدہ اور دوسری شہادت آشکارا

قسمت عليهما فاختص السبط الاكبر بالقسم الاول ولما

دونوں پر بٹ گئی تو مخصوص ہوئے بڑے صاحبزادے پہلی قسم کے واسطے اور جو

كان امرها مستورا لم يظهر ذكره في الوحي وابهم امرها

امر مخفی تھا جبرئیل علیہ السلام نے کبھی اوسکا ذکر نہ کیا اور جب شہادت

٥

عند الوقوع ايضا حتى وقعت على يدي زوجته و

واقع ہوئی تو بھی مشہور نہ رہا یہاں تک کہ یہ حرکت واقع ہوئی حرم خاص سے حالانکہ

الزوجة من علائق المحبة دون العداوة وكل ذلك

علاقوں محبت سے ہے نہ کہ عداوت سے اور یہ سب

لانه مبني على السر والاخفاء ولذلك لم يخبر به النبي

اسواسطے ہوا کہ اوس شہادت کی بنا پوشیدگی پر تھی اور اسی واسطے جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

صلى الله عليه وسلم ولا امير المؤمنين رضي الله تعالى

اور اوسکی خبر نہ دی اور نہ امیر المومنین علی رضی اللہ تعالی

عنه ولا غيرهما واختص السبط الاصغر بالقسم

عنہ نے اور نہ کسی اور نے اور مخصوص ہوئے چھوٹے صاحبزادے دوسری قسم

الثاني لما كان مبنى امره على الشهرة والاعلان نزل

کا شہادت کیلئے اور جو بنا اوسکی شہرت اور اعلان پر تھی

في الملأ الأعلى والأسفل والغيب والشهادة والجن والإنس

عالم بالا اور عالم خاک میں اور عالم غیب اور عالم شہادت میں اور جن اور آدمیوں میں

والناطق والصامت إذا تمهدت هذه المقدمة فلنذكر

اور گویا اور خاموش میں تب تمہید اس مقدمے کی ہو چکی تو ہمکو لازم ہوا ذکر کرنا اوس کا

ما يتعلق بهذا الباب مع الإشارة إلى ما مهدنا من المقدمة

جو علاقہ رکھتا ہے اس بات سے ساتھ اشارہ اون مضامین کے کہ جنکا تمہید میں مذکور ہو چکا ہے

فنقول أما كون السبطين ابني رسول الله صلى الله عليه وسلم

سو ہم کہتے ہیں کہ ہونا دونوں صاحبزادوں کا بیٹے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

فله وجهان الأول أن ابن البنت له حكم الابن ولهذا بعد

اس ہونے کی دو وجہیں ہیں اول یہ کہ نواسہ بجائے بیٹے کے ہوتا ہے اور اسی جہت سے

عيسى عليه السلام في بني إسرائيل والثاني التبني فقد

عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کہلائے دوسرے یہ کہ حضرت نے دونوں کو متبنیٰ کیا تھا

ثبت بطرق متعددة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال هما

چنانچہ بہت روایتوں سے ثابت ہوا ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ دونوں

ابناي وروى أحمد في مسنده عن أبي إسحق السبيعي عن

میرے بیٹے ہیں اور روایت کی احمد نے اپنی کتاب مسند میں ابو اسحق سبیعی سے اوس نے

هانئ ابن هانئ عن أمير المؤمنين علي كرم الله وجهه

ہانی بن ہانی سے اوس نے امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے

قال لما ولد الحسن رضي الله تعالى عنه جاء رسول الله صلى

کہ جب پیدا ہوئے امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لائے جناب رسالت مآب صلی

الله عليه وسلم فقال أروني ابني ما سميتموه قلت

اللہ علیہ وسلم اور فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے تم نے میں نے عرض کیا

حرباً قال بل هو حسن فلما ولد الحسين قال أروني

ابني ما سميتموه قلت حرباً قال بل هو حسين فلما ولد

الثالث قال أروني ابني ما سميتموه قلت حرباً قال بل

هو محسن ثم قال إني سميتهم بأسماء ولد هارون شبر

وشبير ومشبر وأخرجه الطبراني في الكبير والدارقطني

في الأفراد والحاكم والبيهقي وابن عساكر كلهم عن علي

كرم الله وجهه وأخرج البغوي والطبراني عن سلمان رضي

الله تعالى عنه مثله وفي القاموس شبر كبقم وشبير

كزبير ومشبر كمحدث أبناء هارون عليه السلام و

إلا كونهما مرآتين للأخير صلى الله عليه وسلم من

وجهين الأول من جهة البناء والخلقة فقد أخرج

النسائي والرؤياني والضياء عن حذيفة وابو يعلى عن

نسائی اور رویانی اور ضیاء مقدسی نے حذیفہؓ سے اور ابو یعلی نے

ابي سعيد وابن ماجة عن ابن عمر وابن عدي عن ابن

ابی سعید سے اور ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عمر سے اور ابن عدی نے عبد اللہ بن

مسعود وابو نعيم عن علي والطبراني في الكبير عن عمر

مسعود سے اور روایت کی ابو نعیم نے علی مرتضیٰؓ سے اور طبرانی نے معجم کبیر میں عمر فاروقؓ سے

وجابر والبراء واسامة بن زيد ومالك ابن الحويرث

اور جابر اور براء اور اسامہ بن زید اور مالک بن حویرث سے

والديلمي عن انس وابن عساكر عن عائشة وابن عمر وابن

اور دیلمی نے انس سے اور روایت کی ابن عساکر نے حضرت عائشہ صدیقہ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن

9 عباس وابي رمثة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

عباس اور ابی رمثہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة وزاد ابن

کہ حسن اور حسین سردار ہیں بہشتی جوانوں کے ف اور ابن

ف

ماجة وغيره وابوهما خير منهما وعند الطبراني وابوهما

ماجہ وغیرہ نے اتنی روایت زیادہ کی ہے کہ باپ ان دونوں کا بہتر ہے ان دونوں سے اور طبرانی نے یہ بڑھایا ہے کہ باپ ان دونوں کا

افضل منهما وزاد الحاكم وابن حبان وغيرهما الا ابني

ان سے فاضلتر ہے اور حاکم اور ابن حبان وغیرہ نے اتنی روایت اور بھی زیادہ کی ہے سوائے دو

الخالة عيسى ابن مريم ويحيى ابن زكريا ومن متفرعات

خالہ زاد بھائیوں کے یعنے عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا اور اس آئینۂ محمدی ہونے کا

هذه المرآتية كون حبهما حبه وبغضهما بغضه صلى الله

یہ ثمرہ ہے کہ محبت حسنین بعینہ محبت رسول خدا ہے اور عداوت انکی گویا حضرت صلی اللہ

عليهم السلام كما وقع في رواية ابن عساكر عن محمد بن علي

قال من احبهما فقد احبني ومن ابغضهما فقد ابغضني

والثاني من جهة مشابهة الصورة فانهما كانا كالنبي صلى

الله في الظاهر ايضا فقد اخرج البخاري عن انس قال لم يكن

احد اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم من الحسن بن علي

عليهما السلام وقال في الحسين ايضا كان اشبههم برسول

الله صلى الله عليه وسلم وروى هذا الحديث مفصلا الترمذي

عن علي كرم الله وجهه قال الحسن اشبه برسول

الله صلى الله عليه وسلم ما بين الصدر الى الرأس والحسين

اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم فيما كان اسفل من ذلك

واخرج الترمذي ان النبي صلى الله عليه وسلم اخذ الحسن

وَالْحُسَيْنِ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّنِيْ وَاَحَبَّ هٰذَيْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا

اور فرمایا کہ جو مجھکو دوست رکھے گا اور ان دونون کو دوست رکھے گا اور ان کے مان باپ کو

كَانَ مَعِيَ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ

دوست رکھے گا تو وہ شخص میرے ساتھ ہوگا روز قیامت مین اور کہا یہ حدیث منکر ہے ف ١

وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَجَّ الْحَسَنُ خَمْسَ عَشَرَ

اور روایت کی امام جعفر صادق نے اپنے باپ امام محمد باقر سے کہ امام حسن علیہ السلام نے پندرہ

حَجَّةً مَاشِيًا وَنَجَائِبُهُ تُقَادُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَخَرَجَ مِنْ مَالِهِ

حج پیادہ کیے اور آپ کے اپنے کوتل گھوڑے آگے آگے چلے جاتے تھے ف ٢ اور دوبار تمام مال اپنا

لِلّٰهِ مَرَّتَيْنِ وَقَاسَمَ لِلّٰهِ مَالَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حَتّٰى اَنَّهُ كَانَ يُعْطِيْ

خدا کی راہ مین دے ڈالا اور تین بار آدھا آدھا مال راہ خدا مین تقسیم کیا یہان تک کہ ایک دے ڈالا

نَعْلًا وَيُمْسِكُ نَعْلًا وَيُعْطِيْ خُفًّا وَيُمْسِكُ خُفًّا وَكَانَ

جوتہ اور ایک رکھا اور ایک موزہ دیا اور ایک رکھا ف ٣ اور

وَفَاتُهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَنَةَ تِسْعٍ وَاَرْبَعِيْنَ عَلٰى

وفات ہوئی امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کی سنہ اونچاس ہجری مین

اَرْجَحِ الْاَقْوَالِ فِيْ اَوَّلِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ اَوْ فِيْ اٰخِرِ صَفَرٍ وَهُوَ

بروایت قوی اول ربیع الاول کو یا آخر صفر مین اور یہی

الْمَشْهُوْرُ وَسَبَبُ مَوْتِهِ اَنَّ زَوْجَتَهُ جَعْدَةَ بِنْتَ الْاَشْعَثِ

مشہور ہے ف ٤ اور سبب وفات جناب امام حسن علیہ السلام کا یہ ہوا کہ آپ کی حرم جعدہ بنت اشعث

بْنِ قَيْسٍ سَمَّتْهُ بِاِغْوَاءِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَكَانَ يَزِيْدُ

بن قیس نے زہر دیا آپ کو باغوائے یزید شقی ابن معاویہ کے اور یزید نے

ضَمِنَ لَهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَفَعَلَتْ فَمَرِضَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اس بات پر اوس کے ساتھ نکاح کا وعدہ کیا تھا پھر اوس نے ویسا ہی کیا ف ٥ تو بیمار رہے حسن رضی اللہ تعالی

حتى يحيى يوما أن مات فبعث صالح الى يزيد يسأله

الوقت بما عمل ما فيه الا اني لم أكن ترضاه الحسن أن قال له

لا أنسانا فساراً من خسر الدنيا والآخرة ذلك هو

الخسران المبين وكان رضيه لأجل الكتب وتقدم

لأنه ولما حضرته الوفاة جاء الحسن رضي الله تعالى

عنه فقال أي أخي من صاحبك قال يزيد فقال نعم

قال إن كان صاحبي [illegible] شاء الله [illegible] ومن لم

يكن صاحبي أن تقرب ربنا ثم قال لقد [illegible] الم

حزنا ما [illegible] من هذا وكان عمره الشريف

[illegible] ستة وستين الا اياما وقد ولد

للنصف من شعبان سنة [illegible] من الهجرة

وقيل في رمضان هذا ما يتعلق بالشهادة السرية التي

اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ رمضان میں ... یہ ماجرا شہادت مخفی کا تھا

ف

اختص بها السبط الاكبر واما الشهادة الجهرية التي

بڑے صاحبزادے کو مخصوص ہوئی ... شہادت ظاہری

اختص بها السبط الاصغر فهي من اكبر الوقائع

مخصوص ہوئی چھوٹے صاحبزادے کو ... بڑا

المشهورة وسبب شهرتها كونها جهرية وسببها انه

مشہور ہے اور شہرت کا سبب یہ ہے کہ اوس کا نام ہے شہادت ظاہری اور سبب شہادت کا یہ ہوا

لما تملك يزيد وتسلطن وذلك في رجب سنة ستين

کہ جب یزید پلید مالک اور بادشاہ بنا ماہ رجب سنہ ساٹھ ہجری میں

بدمشق كتب الى الاقاليم لاخذ البيعة له وكتب الى

شہر دمشق میں تو اوس نے نامے لکھے سب ملکوں میں بیعت لینے کے واسطے اور لکھا

عامله بالمدينة الوليد بن عقبة ان يأخذ البيعة من

عامل کو جو مدینے میں تھا یعنی ولید بن عقبہ کو بیعت لیوے

الحسين عليه السلام فامتنع الحسين عليه السلام

حسین علیہ السلام سے سو انکار کیا حسین علیہ السلام نے

من بيعته لانه كان فاسقا مدمنا للخمر ظالما وخرج

اوسکی بیعت سے اس واسطے کہ تھا یزید مرد فاسق شرابی ظالم ف ٣٢ اور کوچ کیا

الحسين الى مكة لاربع خلون من شعبان فدخل مكة

امام حسین علیہ السلام نے مکے کی طرف چوتھی تاریخ شعبان کے پھر مکے میں پہنچے

واقام بها ولما وصل الخبر الى اهل كوفة اتفق منهم جمع

اور وہاں ٹھہرے اور جب یہ خبر کوفے والوں کو پہنچی تو اتفاق کیا اونمیں سے بہت گروہوں نے

كثيرة كتبوا إلى الحسين عليه السلام يدعونه إلى الكوفة
ويعدونه القيام بين يديه بأنفسهم وأموالهم
وبالعون في ذلك فكتب إليه نحو مائة وخمسين كتابا
من كبار أهلها وجماعة فبعث إليهم ابن عمه مسلم بن
عقيل ليخبره عن صورة جماعتهم فلما وصل مسلم
الكوفة نزل في دار المختار بن عبيد وبايع الحسين على
يديه خلق كثير الذي اثنا عشر ألفا فاطلع على ذلك
النعمان بن بشير والي الكوفة من جانب يزيد وكان
صحابيا فهدد الناس على ذلك ولكن اكتفى بمجرد التهديد
ولم يفعل شيئا فكتب مسلم بن يزيد الحضرمي وعمارة
بن الوليد بن عقبة إلى يزيد يخبرانه عن أمر مسلم وما

أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَيْهِ وَتَغَافُلِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْهُ فَعَزَلَ

اہل کوفہ کی اوسکی طرف اور غفلت کرتا نعمان بن بشیر کا سو معزول کیا

يَزِيدُ النُّعْمَانَ وَوَلَّى مَكَانَهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ وَكَانَ وَالِيًا

یزید نے نعمان کو اور اوسکی جگہ کوفے کا حاکم کیا عبید اللہ بن زیاد کو اور وہ پہلے حاکم تھا

عَلَى الْبَصْرَةِ فَتَوَجَّهَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوفَةِ

بصرے کا پھر چلا عبید اللہ بن زیاد بصرے سے کوفے کو

وَدَخَلَهَا لَيْلًا مِنْ جِهَةِ الْبَادِيَةِ فِي لِبَاسِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَوْهَمَ

اور پہنچا وہاں رات کو جنگل کی طرف سے حجازیوں کے لباس میں اور دھوکا دیکر

أَنَّهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ

آپ کو حسین علیہ السلام بتایا سو پیشوائی کی لوگوں نے اندھیری رات میں

وَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَمَشَوْا بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالُوا مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ رَسُولِ

اور سلام کیا اوس کو اور چلے آگے آگے اوسکے اور کہنے لگے خوب آئے آپ ای فرزند رسول

اللّٰهِ قَدِمْتَ خَيْرَ مَقْدَمٍ فَسَكَتَ حَتّٰى دَخَلَ دَارَ الْإِمَارَةِ فَلَمَّا

اللہ آنا تمہارا مبارک ہو سو چپکا رہا یہاں تک کہ پہونچ گیا حاکم نشین مکان میں ۲ پھر جب

أَصْبَحَ جَمَعَ النَّاسَ وَقَرَأَ عَلَيْهِمْ مَنْشُورَ الْإِيَالَةِ وَهَدَّدَهُمْ

صبح ہوئی تو جمع کیا ابن زیاد نے لوگوں کو اور پڑھی روبرو اونکے اپنی حکومت کی سند اور بہت دھمکایا

وَحَذَّرَهُمْ عَنْ مُخَالَفَةِ يَزِيدَ وَفَرَّقَ جَمَاعَةَ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ

اور ڈرایا اونکو یزید کی مخالفت سے اور پھوٹ ڈالدی جماعت مسلم بن عقیل میں

بِالْحِيلَةِ وَالتَّدْبِيرِ وَاخْتَفَى مُسْلِمٌ فِي دَارِ هَانِئِ بْنِ عُرْوَةَ

حیلے اور تدبیر سے ۳ اور چھپ رہے مسلم گھر میں ہانی بن عروہ کے

فَأَرْسَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ مُحَمَّدَ بْنَ الْأَشْعَثِ مَعَ فَوْجٍ إِلَى دَارِهِ

پھر بھیجا عبید اللہ بن زیاد نے محمد بن اشعث کو تھوڑی سی فوج کے ساتھ ہانی کے گھر

۱۵

فالكوفان بين مرو وقصد وخلفين جمعة ساحل الفرات

عشرة في القصر وان الخبر بها فنادى شبث فاجتمع

معه ابن الناس واحاطوا حول القصر فامر عبيد الله

لايال من عمرو ساحل الكوفان تكلموا عشائرهم

ويردوهم عن مسلم فكلموهم فتفرقوا كلهم

وانتهى مسلم في خمس مائة فلما اختلط الظلام ذهب ١٦

اولئك ايضا وبقي مسلم وحده فتردد في الطريق فاتى

منزل امرأة فاستسقاها فسقته ودخلت في منزلها

وكان ابنها مولى لمحمد بن الاشعث فانطلق الى محمد

فاخبره فبعث عبيد الله عمرو بن حريث

صاحب الشرطة ومحمد بن الاشعث فاحاطا بالدار فخرج

مُسْلِمٌ بِسَيْفِهِ يُقَاتِلُهُمْ فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ الْأَمَانَ

مسلم تلوار لیکر اور لڑنے لگے پھر دی مسلم کو محمد بن اشعث نے امان

فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُبَيْدِ اللَّهِ فَضَرَبَ عُنُقَهُ وَأَلْقَى جُثَّتَهُ إِلَى النَّاسِ

اور لے گیا پاس عبید اللہ بن زیاد کے سو اس شقی نے گردن مارا حضرت مسلم کو اور لاش ڈالدی لوگوں کے روبرو

وَصَلَبَهَا ثَانِيًا وَكَانَ ذَلِكَ لِثَلَاثٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

اور سولی دیا ثانی کو ف۱ اور تھا یہ واقعہ تیسری تاریخ ذی حجہ

سَنَةَ سِتِّينَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَقَتَلَ عُبَيْدُ اللَّهِ مُحَمَّدًا وَإِبْرَاهِيمَ

سنہ ساٹھ ہجری میں اور شہید کیا ابن زیاد نے محمد اور ابراہیم

ابْنَيْ مُسْلِمٍ أَيْضًا مَعَهُ وَفِي ذَلِكَ الْيَوْمِ خَرَجَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ

دونوں بیٹوں مسلم کو ساتھ اون کے اور جس دن مسلم شہید ہوئے اوسی دن چلے جناب حسین علیہ

السَّلَامُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْكُوفَةِ وَقِيلَ كَانَ خُرُوجُهُ يَوْمَ

السلام مکے سے کوفے کی طرف ف۲ اور بعضوں نے کہا ہے کہ روانہ ہوئے آنحضرت

التَّرْوِيَةِ وَكَانَ سَبَبُ خُرُوجِهِ أَنَّ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيلٍ كَانَ

ذی حجہ کو اور سبب روانگی کا یہ ہوا کہ مسلم بن عقیل نے بتاکید

قَدْ كَتَبَ إِلَيْهِ يَلْتَمِسُ قُدُومَهُ وَلَمَّا تَجَهَّزَ لِلْخُرُوجِ مَنَعَهُ

لکھا تھا کہ یہاں تشریف لائیے ف۳ اور جب آپ نے تیاری کی چلنے کی منع کیا اونکو

عَنْ ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ

اس سفر سے عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر اور جابر اور ابو سعید خدری

وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ فَلَمْ يَمْتَنِعْ مِنْهُمْ وَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبِي

اور ابو واقد لیثی نے ف۴ سو نہ مانا امام نے اونکے منع کو اور فرمایا کہ سنا ہے میں نے اپنے والد علی مرتضیٰ کو

يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كَبْشًا

کہتے تھے کہ سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک مینڈھے کے سبب

تستحل به حرمتها فقال لا اكون انا ذلك الكبش وسار معه اثنان

وعشرون من اهل بيته وشيعته ومواليهم

وفي اثناء الطريق بلغه قتل مسلم وتفرق جماعته فقصد

الرجوع فقال بنو عقيل والله لا نرجع حتى نصيب ثارنا

او نقتل فقال الحسين عليه السلام لا خير في الحيوة بعدكم

ثم سار نحو العراق حتى اذا كان على مرحلتين من الكوفة

لقيه الحر بن يزيد الرياحي ومعه الف فارس من اصحاب ابن زياد

شاكي السلاح فقال الحسين عليه السلام [illegible]

يزيد قد ارسلني اليك وامرني ان لا افارقك حتى اقدم

بك اليه وانا والله كاره فقال له الحسين عليه السلام

اني لم اقدم هذا البلد حتى اتتني كتب اهله وقدمت

علىٰ رؤسهم وانتم من اهل الكوفة فان دمتم علىٰ بيعتكم

اس شہر کے پہنچے اور تم کوفہ کے رہنے والے ہو سو اگر تم قائم ہو اپنی بیعت اور اقرار پر

دخلت مصركم والا انصرفت فقال له الحر والله ما اعلم

تو میں چلوں تمہارے شہر میں اور نہیں تو پلٹ جاؤں حر نے کہا واللہ مجھ کو خبر نہیں

هٰذه الكتب ولا الرسل ولا يمكنني الرجوع الى الكوفة

ان خطوں کی اور نہ پیغامبروں کی اور میں پلٹ بھی نہیں سکتا کوفہ کے طرف

فلا افارقك او اقدم بك اليه وطال الكلام بينهما

سو میں اب نہیں چھوڑنے کا یہاں تک کہ آپ کو اوس کے پاس لیچلوں ف۱ اور بہت سی گفتگو درمیان میں رہی ف۲

فانحرف الحسين عن طريق الكوفة ونزل بكربلاء

تو مڑے امام حسین کوفہ کی راہ سے اور کربلا میں جا کر اترے

في اليوم الثاني من المحرم سنة احدى وستين ولما

دوسری تاریخ محرم سنہ اکسٹھ ہجری میں اور جب

19

نزل بها سأل عن اسمها فقيل هٰذا موضع يقال له كربلاء

وہاں اترے پوچھا اس جگہہ کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا اسکو کربلا کہتے ہیں

فقال هٰذا موضع كرب وبلاء فنزل القوم وحطوا الاثقال

فرمایا یہ جگہہ ہے رنج اور بلا کی پھر اوترے سب لوگ اور اوتار رکھے بوجھ

ونزل الحر وجيشه قبالة الحسين عليه السلام بارض

اور اوترا حر مع اپنے لشکر روبرو امام حسین علیہ السلام کے زمین

كربلاء ثم كتب ابن زياد كتابا الى الحسين عليه السلام

کربلا پر ف۳ پھر لکھ بھیجا ابن زیاد نے ایک خط امام حسین علیہ السلام کو

يطلبه الى بيعة يزيد فلما ورد الكتاب على الحسين

کہ بیعت کر لیجیے یزید کی پھر جب خط پہنچا امام حسین علیہ السلام کے پاس

ثم أتوا وقال عليه السلام للرسول ما عندي جواب

فرجع الرسول إلى ابن زياد فاشتد غضبه وجمع الناس

وجهز العساكر وجعل مقدمها عمر بن سعد وكان واليا

على الري فاستعفى من خروجه لقتال الحسين فقال

له ابن زياد إما أن تخرج وإما أن تترك ولاية الري

فتعذر في تركها فاختار ولاية الري وخرج إلى قتال الحسين

بالعسكر فما زال ابن زياد يجهز بعثا وبعثه طائفة من

الناس إلى أن اجتمع عند عمر بن سعد اثنان وعشرون

ألفا ما بين فارس وراجل فنزلوا شاطئ الفرات وحالوا

بين الماء وبين الحسين عليه السلام وأصحابه وكان آخر

من خرج ساعيا إلى الحسين عليه السلام هم الذين كانوا

وَبَايَعُوا الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا تَيَقَّنَ اَنَّ الْقَوْمَ مُقَاتِلُوهُ

اور بیعت کی تھی ف ١ پھر جب امام کو یقین ہوا کہ لوگ اب لڑنے ہی کو ہیں

اَمَرَ اَصْحَابَهُ فَاحْتَفَرُوا حُفَيْرَةً شَبِيهَةً بِالْخَنْدَقِ حَوْلَ الْعَسْكَرِ

حکم دیا اپنے یاروں کو تو انہوں نے کھودا گڑھا بطور خندق گرد لشکر کے

وَجَعَلُوا لَهَا جِهَةً وَاحِدَةً يَكُونُ الْقِتَالُ مِنْهَا وَرَكِبَ عَسْكَرُ

اور اوسکی طرف ایک دروازہ رکھا کہ اوس سے نکل کر لڑیں ف ٢ اور سوار ہوا لشکر

ابْنِ سَعْدٍ وَاَحْدَقُوا بِالْحُسَيْنِ وَزَحَفُوا وَاقْتَتَلُوا وَلَمْ يَزَلْ

ابن سعد کا اور گرد کیا گرد امام حسین علیہ السلام کے اور ہجوم کرکے قتل کرنا شروع کیا

يُقْتَلُ مِنْ اَهْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابِهِ وَاحِدٌ بَعْدَ

ف ٣ اور شہید ہونے لگے امام حسین علیہ السلام کے گھر والے اور ساتھی ایک دوسرے کے بعد

وَاحِدٍ اِلٰى اَنْ قُتِلَ مِنْهُمْ مَا يُنِيفُ عَلٰى خَمْسِينَ رَجُلًا فَعِنْدَ

یہاں تک کہ شہید ہوگئے ان میں زیادہ پچاس آدمیوں سے پھر

ذٰلِكَ صَاحَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَمَا مِنْ مُغِيثٍ يُغِيثُنَا

تو چلا اوٹھے امام حسین علیہ السلام کہ کیا کوئی فریادرس بھی ہے کہ اللہ کے واسطے ہماری فریاد کو

لِوَجْهِ اللّٰهِ اَمَا مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

پہنچے کوئی ہے بچانے والا کہ بچاوے حرم رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا الْحُرُّ بْنُ يَزِيدَ الرِّيَاحِيُّ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ

علیہ وسلم کو ف ٤ سو یہ سنکر ناگہاں حر بن یزید ریاحی جسکا ذکر آگے ہو چکا

قَدْ اَقْبَلَ عَلٰى فَرَسِهِ اِلَيْهِ وَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اِنِّي كُنْتُ اَوَّلَ

آگے بڑھ کے آیا اپنے گھوڑے پر سوار امام حسین علیہ السلام کے پاس ف ٥ اور کہنے لگا ای فرزند رسول اللہ میں پہلے

مَنْ خَرَجَ عَلَيْكَ وَاَنَا الْاٰنَ فِي حِزْبِكَ فَمُرْنِي اَنْ اَكُونَ

نکلا تھا آپ سے لڑنے کو اور اب میں اسوقت سے آپ کے گروہ میں آگیا سو مجھکو اجازت دیجیے کہ میں

ف ٦

شخص ... نسيه ... قال ... فأتبعه ... فأخبرك

عليك ... شرح ... فنزل ... فتحرى ... قوانين

بعد أخوته ... لا يأتيك الحر أقبل إلى الحسين ... عليه

عليه السلام ... أمر ولده وإخوته ... ومن

وهو ... فاتبعه ... حتى ... في تلك الأرض

... ومنها ... الحسين ... الحر وأخته

... والتقى ... من كل جانب أقبل الحر

... التي ... فقال ... قوم

أو حجة فحاصر الحسين عليه السلام ... يا شيعة

... أن الذي آتاكم فما لكم تستعجلون ...

... فقال الحر لأصحابه ... النبي

وَاقْصُدُوا الرَّجُلَ فِي نَفْسِهِ فَمَالُوا بِالسِّهَامِ وَالرِّمَاحِ حَتّٰى

سَقَطَ عَلَى الْاَرْضِ شَهِيْدًا وَجَزَّ رَأْسَهُ نَصْرُ بْنُ خَرَشَةَ

یہاں تک کہ گر پڑے حضرت زمین پر شہید ہوکر اور سر مبارک کو کاٹنے لگا نصر بن خرشہ

فَلَمْ يَقْدِرْ عَلٰى قَطْعِ رَأْسِهِ فَنَزَلَ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ فَقَطَعَ

سو نہ کاٹ سکا تب اوترا خولی بن یزید تو اوسنے کاٹا

رَأْسَهُ وَفِي رِوَايَةٍ فَقَالَ الشِّمْرُ لِاَصْحَابِهِ وَيْلَكُمْ مَا تَنْتَظِرُوْنَ

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کہا شمر ملعون نے اپنے ساتھیوں کو کمبختو کیا راہ دیکھتے ہو

بِالرَّجُلِ وَقَدْ اَثْخَنَتْهُ الْجِرَاحَاتُ فَتَوَالَتْ عَلَيْهِ السِّهَامُ وَ

اب تو چور چور کیا ہے اس شخص کو زخموں نے پھر پے در پے ہی تار بندھ گیا امام حسین علیہ السلام پر تیر اور

الرِّمَاحُ حَتّٰى وَصَلَ سَهْمٌ شَقِيٌّ مِّنَ الْاَشْقِيَاءِ اِلٰى حَنَكِهِ

نیزوں کا یہاں تک کہ پار ہو گیا ایک ظالم کا تیر تالو مبارک سے

فَسَقَطَ عَنِ الْفَرَسِ وَضَرَبَهُ شِمْرٌ عَلٰى وَجْهِهِ فَاَدْرَكَهُ سِنَانُ

پھر گر پڑے حضرت گھوڑے سے اور اوسی حال میں تلوار ماری شمر نامرد نے چہرہ مبارک پر پھر اوسپر سنان

بْنُ اَنَسٍ النَّخَعِيُّ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ وَنَزَلَ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ

بن انس نخعی نے نیزہ مارا اور اوترا خولی بن یزید

لِيَقْطَعَ رَأْسَهُ فَارْتَعَدَتْ يَدَاهُ فَنَزَلَ اَخُوْهُ شِبْلُ بْنُ يَزِيْدَ

سر کاٹنے کو سو کانپنے لگے اوسکے ہاتھ پھر اوترا اوسکا بھائی شبل بن یزید

فَقَطَعَ رَأْسَهُ وَدَفَعَهُ اِلٰى اَخِيْهِ خَوْلِيٍّ ثُمَّ دَخَلُوْا عَلَى الْحَرَمِ

اوسنے کاٹا سر مبارک کو اور حوالے کیا اپنے بھائی خولی کو بعد اسکے گھس پڑے اہل بیت کے خیمے میں

وَاَسَرُوا اثْنَيْ عَشَرَ غُلَامًا مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَّمَنْ كَانَ مِنَ النِّسَاءِ

اور قید کر لیے لڑکے بارہ بنی ہاشم سے اور جتنی بیبیاں تھیں

[illegible] وكان الشمر [illegible]

الحسين عليه السلام واولاد الناس الكرام ثم

[illegible] علي بن ابي طالب واستشهد مع

الحسين عليه السلام من اهل بيته العباس وعثمان

ومحمد وعبد الله وجعفر بنو علي بن ابي طالب والقاسم

وعبد الله وعمر وابو بكر بنو الحسن بن علي وقتل معه ٢٣

ابناه علي الاكبر فانه قاتل بين يدي ابيه حتى قتل

شهيدا وعبد الله قتل صغيرا لانه جاءه سهم وهو

في حجر ابيه فقتله وقتل معه محمد وعون ابنا عبد الله

بن جعفر وعبد الله وعبد الرحمن وجعفر بنو عقيل

ابن ابي طالب رضي الله تعالى عنهم وكانت شهادته يوم

عاشوراء سنة احدى وستين من الهجرة وله يومئذ

ستة وخمسون سنة وخمسة اشهر وخمسة ايام و

امر الشقي ابن زياد بالرأس المكرم فدير به في سكك

الكوفة ثم ارسله مع رؤوس سائر الشهداء وسبايا

پھر بھیجا سر مبارک کو اور شہیدوں کے سروں کے ساتھ

اهل البيت الى يزيد بن معاوية مع شمر ذي الجوشن

اہل بیت کے قیدیوں کو یزید بن معاویہ پاس ساتھ شمر ذی الجوشن کے

وكان بدمشق ثم وجه ذرية الحسين عليه السلام

شہر دمشق میں پھر روانہ کیا یزید نے اہل بیت اور سر مبارک حسین علیہ السلام کو

ورأسه مع علي بن الحسين الى المدينة انا لله وانا اليه

ساتھ امام زین العابدین کے مدینے کی طرف ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور ہم سب اسی کی طرف

راجعون واما اخبار النبي صلى الله عليه وآله وسلم

پھر جانا پر خبر دینا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا

بهذه الواقعة الهائلة من جهة الوحي بواسطة جبرئيل

اس واقعہ ہولناک سے بواسطہ وحی جبرئیل

وغيره من الملائكة فمشهور متواتر من ذلك ما اخرجه

فرشتوں کے سو مشہور اور متواتر ہے ان میں سے وہ حدیث جو روایت کی

ابن سعد والطبراني عن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله

ابن سعد نے اور طبرانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ

عليه وآله وسلم قال أخبرني جبرئيل أن ابني الحسين يقتل
بعدي بأرض الطف وجاءني بهذه التربة فأخبرني أنها
مضجعه ومنه ما أخرجه أبو داود والحاكم عن أم الفضل
بنت الحارث أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال أتاني
جبرئيل فأخبرني أن أمتي ستقتل ابني هذا يعني الحسين
وأتاني بتربة من تربته حمراء وأخرج أحمد أن النبي صلى الله
عليه وآله وسلم قال لقد دخل علي البيت ملك لم يدخل
علي قبلها فقال لي إن ابنك هذا يعني حسينا مقتول وإن
شئت أريتك من تربة الأرض التي يقتل بها فأخرج تربة
حمراء وأخرج البغوي في معجمه من حديث أنس رضي الله تعالى
عنه قال استأذن ملك المطر ربه أن يزور النبي صلى الله

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

علیہ و آلہ وسلم کر سواوسکو اجازت ہوئی اور اوسوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ احْفَظِي عَلَيْنَا الْبَابَ

حضرت ام سلمہؓ کے گھر مین تھے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ام سلمہ دروازے سے خبردار رہو

لَا يَدْخُلْ أَحَدٌ فَبَيْنَا هِيَ عَلَى الْبَابِ إِذْ دَخَلَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ

کوئی نہ آنے پاوے پھر اسی اثنا مین کہ وہ دروازے پر نگاہبان تھین یکایک آکر امام حسین علیہ

السَّلَامُ فَاقْتَحَمَ فَوَثَبَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

السلام بزور اندر چلے گئے پھر کودنے لگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ

وَسَلَّمَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَلْثِمُهُ

وسلم پر سو رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم انکو گود مین لیکے

۲۷ وَيُقَبِّلُهُ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ أَتُحِبُّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ

چومنے لگے تب کہا آنحضرت سے فرشتے نے آپ انکو پیار کرتے ہین فرمایا ہان فرشتے نے کہا آپکی امت عنقریب انکو مار ڈالے گی

وَإِنْ شِئْتَ أُرِيكَ الْمَكَانَ الَّذِي يُقْتَلُ بِهِ فَأَرَاهُ فَجَاءَ بِسَهْلَةٍ

اور آپ چاہین تو آپکو وہ مکان دکھادون جہان یہ مارے جائینگے سو آپکو لاکے دکھائی کنکریلی بالو

أَوْ تُرَابٍ أَحْمَرَ فَأَخَذَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَتْهُ فِي ثَوْبِهَا قَالَ ثَابِتٌ كُنَّا

یا مٹی سرخ پھر اوس بالو کو حضرت ام سلمہؓ نے اپنے کپڑے مین لے لیا ثابت نے کہا ہم

نَقُولُ إِنَّهَا كَرْبَلَاءُ وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا أَبُو حَاتِمٍ فِي صَحِيحِهِ وَفِي رِوَايَةٍ

کہا کرتے تھے کہ وہ زمین کربلا ہی اور اسی کو روایت کیا ہی ابو حاتم نے اپنے صحیح مین اور امام

ابْنِ أَحْمَدَ فِي زِيَادَةِ الْمُسْنَدِ قَالَ ثُمَّ نَاوَلَنِي كَفًّا مِنْ تُرَابٍ أَحْمَرَ وَأَخْرَجَ

احمد کے بیٹے نے کتاب زیادۃ المسند مین یون روایت کی ہی کہ فرمایا رسول خدا نے پھر مجھے ایک مٹی دی سرخ اور روایت

الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى

حاکم اور بیہقی نے ام الفضل بیٹی حارث سے کہ مین گئی پاس

النبي صلى الله عليه وآله وسلم يقبل الحسين وفتحنا

تحتها ترحضت عن الثياب ثم اتيت رسول الله صلى الله عليه

وهو ... من الارض فقال اتاني جبرئيل فاخبرني

ان ابني يقتل في هذا واتاني بتربة من تربته حمراء واخرج ابن

سعد والطبراني عن ام سلمة ان رسول الله صلى الله

عليه وآله وسلم اضطجع ذات يوم فاستيقظ وهو خاثر وفي يده

تربة حمراء يقلبها فقلت ما هذه التربة يا رسول الله قال اخبرني

جبرئيل ان هذا يعني الحسين يقتل بارض العراق وهذه تربتها

واخرج البيهقي وابو نعيم عن انس قال استأذن ملك القطر ربه

ان يأتي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاذن له فدخل

الحسين فجعل يقعد على منكب النبي صلى الله عليه وآله وسلم

۲۹

فقال الملك أتحبه قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم نعم قال

سو پوچھا اس فرشتے نے کہ آپ اس لڑکے کو پیار کرتے ہیں فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاں تو کہا

فإن أمتك تقتله وإن شئت أريتك المكان الذي يقتل فيه

آپ کی امت اسکو قتل کریگی اور اگر آپ چاہیں میں آپکو دکھلا دوں وہ مکان جہاں یہ مارا جاویگا

فضرب بيده فأراه ترابا أحمر فأخذته أم سلمة فصرته في ثوبها

پھر اس نے اپنا ہاتھ مارا اور حضرت کو مٹی سرخ دکھلائی پھر لے لیا مٹی کو حضرت ام سلمہؓ نے پھر اپنے کپڑے میں پوٹلی باندھ رکھی

فكنا نسمع أنه يقتل بكربلاء وأخرج أبو نعيم عن أم سلمة

اور ہم سنا کرتے تھے کہ حسین شہید ہونگے کربلا میں اور روایت کی ابو نعیم نے حضرت ام سلمہؓ سے کہا کہ

قالت كان الحسن والحسين يلعبان في بيتي فنزل جبرئيل فقال

کہا کہ حسن اور حسین میرے گھر میں کھیلتے تھے پھر اترے جبرئیل علیہ السلام سو کہنے لگے

يا محمد إن أمتك تقتل ابنك هذا من بعدك وأومى إلى الحسين

یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکی امت شہید کریگی اس بیٹے کو آپ کے بعد اور اشارہ کیا طرف حسین علیہ السلام کے

وأتاه بتربة فشمها ثم قال ريح كرب وبلاء وقال يا أم سلمة إذا

اور دی آپ کو تھوڑی سی مٹی سو حضرت نے اسکو سونگھا پھر فرمایا اس میں بو آتی ہے رنج اور بلا کی اور فرمایا اے ام سلمہؓ جب

تحولت هذه التربة دما فاعلمي أن ابني قد قتل فجعلتها في قارورة

ہو جاوے یہ مٹی خون تو جانیو کہ میرا بیٹا شہید ہوا پھر بیبی نے اس مٹی کو شیشے میں بند کر رکھا

وأخرج ابن عساكر عن محمد بن عمر بن حسن قال كنا مع الحسين

ف۱ اور روایت کی ابن عساکر نے امام حسنؓ کے پوتے محمد سے کہا انہوں نے کہ ہم تھے ساتھ امام حسینؓ کے

بنهري كربلاء فنظر إلى الشمر ذي الجوشن فقال صدق الله

کربلا کی دو نہروں پر ف۲ پھر دیکھا امام نے شمر ذی الجوشن کو سو فرمایا سچ کہا اللہ

ورسوله قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كأني أنظر إلى

اور اسکے رسول نے فرمایا جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گویا میں دیکھتا ہوں

في الشعر بذلك فأيقن يحيى وكان خيرا ثم أخرج ابن السكن

والبغوي في الصحابة وأبو نعيم من طريق سحيم عن أنس

بن الحارث قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول

إن ابني هذا يقتل بأرض يقال لها كربلاء فمن شهد ذلك

منكم فلينصره فخرج أنس بن الحارث إلى كربلاء فقتل بها مع الحسين

وأخرج البيهقي عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أن الحسين دخل

على النبي صلى الله عليه وآله وسلم وعنده جبرئيل في مشربة

عائشة فقال له جبرئيل ستقتله أمتك وإن شئت أخبرتك

بالأرض التي يقتل فيها وأرى جبرئيل يده إلى الطف بالعراق

فأخذ تربة حمراء فأراه إياها وأخرجه من طريق أخرى عن

أبي سلمة عن عائشة موصولا وأخرج البيهقي عن الشعبي قال

إن ابن عمر قدم المدينة فأخبر أن الحسين قد توجه إلى العراق

ابن عمر آئے مدینے میں پھر خبر پائی کہ جناب امام حسین علیہ السلام چلے گئے ہیں عراق کی طرف

فلحقه في مسيرة ليلتين من الربذة فقال له إن الله تعالى خير

سو ملے عبد اللہ بن عمر امام سے اس مقام میں جہاں سے ربذہ دو منزل تھا پھر کہا عبد اللہ بن عمر نے امام سے کہ اللہ تعالیٰ نے

نبيه بين الدنيا والآخرة فاختار الآخرة ولم يرد الدنيا وإنكم

اپنے پیغمبر کو اختیار دیا تھا دنیا اور آخرت میں سو اختیار کیا حضرت نے آخرت کو اور نہ چاہا دنیا کو اور تم حضرت کے

بضعة منه والله لا يليها أحد منكم أبداً وما صرفها الله تعالى

جگر پارہ ہو واللہ نہ ملے گی دنیا کسی کو تم میں سے کبھی اور جدا جو کی ہے حکومت دنیا کی اللہ تعالیٰ نے

عنكم إلا للذي هو خير لكم فارجعوا فأبى فاعتنقه ابن عمر

تم سے تو اسی میں کچھ بہتری چاہی ہے تمہارے واسطے سو پلٹ چلو ف پھر امام نے پلٹنے کا ارادہ نہ کیا تب ابن عمر نے گلے لگا کر

وقال أستودعك الله تعالى من قتيل وأخرج الحاكم عن ابن

اور کہا تم کو سپرد کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے اے شہید ہونے والے ف اور روایت کی حاکم نے عبد اللہ بن

عباس قال ما كنا نشك وأهل البيت متوافرون أن الحسين يقتل

عباس سے کہا کہ ہمکو شک نہ تھی اور اہل بیت بکثرت تھے اسمیں کہ حسین شہید ہوں گے

بالطف وأخرج أبو نعيم عن يحيى الحضرمي أنه سافر مع علي إلى

کربلا میں اور روایت کی ابو نعیم نے یحیٰی حضرمی سے کہا یحیٰی نے کہ میں نے سفر کیا حضرت علی کے ساتھ

صفين فلما حاذى نينوى نادى صبراً أبا عبد الله بشط

صفین کی طرف پھر جب برابر پہنچے نینوے کے تو حضرت امیر علیہ السلام نے پکار کر فرمایا کہ صبر کیجیو اے ابو عبد اللہ کنارے

الفرات قلت ماذا قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال

فرات کے میں نے عرض کیا یہ کیا آپ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

حدثني جبريل أن الحسين يقتل بشط الفرات وأراني قبضة

کہ کہا مجھ سے جبرئیل نے کہ حسین شہید ہوگا کنارے پر فرات کے اور دکھلائی مجھکو مٹھی بھر

من شيء وكذا أخرج أبو نعيم عن أصبغ بن نباتة قال أتينا مع علي

عليه السلام على موضع قبر الحسين فقال ههنا مناخ ركابهم

وموضع رحالهم وههنا مهراق دمائهم فتية من آل محمد يقتلون

بهذه العرصة تبكي عليهم السماء والأرض وأخرج الملا وغيره

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال أوحى الله تعالى إلى محمد

صلى الله عليه وآله وسلم إني قتلت بيحيى بن زكريا سبعين

ألفا وإني قاتل بابن بنتك سبعين ألفا وسبعين ألفا وأخرج

أحمد والبيهقي عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال

رأيت النبي صلى الله عليه وآله وسلم في النوم ذات يوم بنصف

النهار أشعث أغبر بيده قارورة فيها دم فقلت ما هذا

قال دم الحسين وأصحابه لم أزل ألتقطه منذ اليوم فأحصي

ذلك الوقت فوجدت قد قتل ذلك اليوم واخرج الحاكم

کہ یاد رکھا سینے اسوقت کو پھر خبر پہنچی مجھکو کہ حسین شہید ہوئے اسی دن ف اور روایت کی حاکم

والبيهقي عن ام سلمة قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله

اور بیہقی نے ام سلمہ سے کہا انھوں نے کہ میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم في المنام وعلى رأسه ولحيته التراب فقلت مالك يا رسول

وسلم کو خواب میں کہ آپ کا سر اور داڑھی خاک آلودہ ہے میں نے کہا کہ کیا حال ہے یا رسول

الله قال شهدت قتل الحسين آنفا واخرج البيهقي وابو نعيم

اللہ حضرت نے فرمایا کہ میں گیا تھا قتل حسین پر ابھی ف اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے

عن بصرة الازدية قالت لما قتل الحسين مطرت السماء دما فاصبحنا

بصرہ ازدیہ سے کہا جب شہید ہوئے حسین علیہ السلام تو برسا آسمان سے خون پھر جب صبح کی ہم نے

وحبابنا وجرارنا وكل شيء لنا ملآن دما واخرج البيهقي

تو ہمارے مٹکے اور گھڑے اور تمام برتن ہمارے لبالب تھے خون سے اور روایت کی بیہقی اور

وابو نعيم عن الزهري قال بلغني انه يوم قتل الحسين لم يقلب حجر

ابو نعیم نے زہری سے کہا زہری نے مجھکو خبر پہنچی ہے کہ جس دن شہید ہوئے حسین جو پتھر کہ اوٹھایا

من احجار بيت المقدس الا وجد تحته دم عبيط واخرج البيهقي

جاتا تھا بیت المقدس میں اوسکے تلے نکلتا تھا خون تازہ سرخ اور روایت کی بیہقی نے

عن ام حبان قالت يوم قتل الحسين اظلمت علينا ثلاثا ولم يمس

ام حبان سے کہا جس دن شہید ہوئے حسین علیہ السلام اندھیرا رہا ہم پر تین دن اور کسی

منا احد من زعفرانهم شيئا يجعله على وجهه الا احترق ولم

جس نے زعفران منہ پر [illegible] اوسکا منہ جل گیا اور جو

يقلب حجر بيت المقدس الا وجد تحته دم عبيط واخرج البيهقي

اوٹھایا پتھر بیت المقدس کا نکلا اوسکے نیچے خون تازہ سرخ ف اور روایت کی بیہقی نے

بَرِيقٌ فِي الْخُدُودِ ✣ أَبَوَاهُ فِي عُلْيَا قُرَيْشٍ ✣ وَجَدُّهُ خَيْرُ الْجُدُودِ ✣
چمک کیا ہی اوسکے چہرے پر ✣ اوسکے ماں باپ تھے قریش کی جان ✣ اوسکے نانا جہان سے بہتر ✣

وَأَخْرَجَ أَبُو نُعَيْمٍ مِنْ طَرِيقِ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ نَوْحَ
اور روایت کی ابو نعیم نے طریق حبیب بن ثابت سے کہ حضرت ام سلمہؓ کہا تھیں نہیں سنا رونا

الْجِنِّ مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اللَّيْلَةَ وَمَا أُرَى
جنوں کا جب سے انتقال ہوا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مگر آج رات تو میں نے جانا

ابْنِي إِلَّا قَدْ قُتِلَ يَعْنِي الْحُسَيْنَ فَقَالَتْ لِجَارِيَتِهَا اخْرُجِي فَاسْأَلِي
کہ میرا بیٹا حسینؑ شہید ہوا پھر کہا حضرت ام سلمہؓ نے اپنی لونڈی سے تو گھر سے نکل کر پوچھ تو

فَأُخْبِرَتْ أَنَّهُ قَدْ قُتِلَ وَإِذَا الْجِنَّةُ تَنُوحُ شِعْرٌ أَلَا يَا عَيْنُ فَابْتَهِلِي
پھر معلوم ہوا کہ حسینؑ شہید ہوئے اور جن یہ کہکر رونے لگے شعر ہو سکے جتنا رو سکے تو ای

بِجُهْدٍ ✣ وَمَنْ يَبْكِي عَلَى الشُّهَدَاءِ بَعْدِي ✣ عَلَى رَهْطٍ تَقُودُهُمُ
چشم ✣ کون روئیگا پھر شہیدوں کو ✣ پاس ظالم کے کھینچے

الْمَنَايَا ✣ إِلَى مُتَجَبِّرٍ فِي مُلْكِ عَبْدِي ✣ وَأَخْرَجَ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مَزِيدَةَ
لائی ✣ موت ای دای ان عزیزوں کو ✣ اور روایت کی ابو نعیم نے مزیدہ

بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ الْجِنَّ تَنُوحُ عَلَى الْحُسَيْنِ
بن جابر حضرمی سے اوسنے اپنی ماں سے کہ اوسنے کہا سنا میں نے جنوں کو روتے حسین علیہ السلام پر

وَهِيَ تَقُولُ شِعْرٌ أَنْعَى حُسَيْنًا هَبِلًا ✣ كَانَ حُسَيْنًا جَبَلًا ✣
اور وہ کہتے تھے شعر ہوئے شہید سنا دو تحسین برابر ✣ حسینؑ کو رونا اور حسینؑ کے اختر ✣

وَأَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَنَا وَاللهِ رَأَيْتُ رَأْسَ
اور روایت کی ابن عساکر نے منہال بن عمرو سے کہا کہ میں نے واللہ دیکھا سر

الْحُسَيْنِ حِينَ حُمِلَ وَأَنَا بِدِمَشْقَ وَبَيْنَ يَدَيِ الرَّأْسِ رَجُلٌ يَقْرَأُ
حسین علیہ السلام کو کہ ایسکو لیے جاتے تھے نیزے پر اور میں شہر دمشق میں تھا اور آگے سر مبارک کے ایک شخص پڑھتا جاتا تھا

[illegible] الکہف حتی بلغ قولہ تعالیٰ ام حسبت ان اصحاب الکہف

والرقیم کانوا من آیٰتنا عجبا [illegible]

[illegible] اصحاب الکہف [illegible] واخرج ابو نعیم

[illegible] قبلنا [illegible] الحسن [illegible]

[illegible] تشربون [illegible]

[illegible] کتب [illegible] اللہ شعر

[illegible] یوم الحساب

خاتمۃ الطبع

بفرمائش جناب شکریہ دستگاہ باہتمام سراپا احسان محمد عبد الرحمن خان ولد حاجی محمد روشن خان اور صواعق
مطبوعہ کہ شرح متن تحریر الشہادتین مولانا سعد الدین حیدر کے باردوم مطبع نظامی مین کہ شہر کانپور محلہ پٹکاپور
مین قریب احاطہ کرنیل محمد زمان خان کے واقع ہے [illegible] ماہ [illegible] ہجری مین اختتام کو پہنچا
چھپنا رسالہ شریف سر الشہادتین تصنیف افضل المتکلمین اشرف المتاخرین مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی
قدس اللہ سرہ العزیز کا ساتھ ترجمہ مشمول عنایت اثر مولوی خرم علی بلہوری کے مگر جہان انکے نسخہ مین
عبارت متن کی کم تھی وہان موافق شرح تحریر الشہادتین تالیف عارف باللہ مولانا شاہ سلامت اللہ کے
ترجمہ کردیا اور واسطے توضیح مطالب رسالہ کے عوام کی سمجھ کے موافق عبارت شرح اور صواعق محرقہ کے
زبان اردو مین ترجمہ کرکے بطریق فائدون کے حاشیہ پر لکھ دی اور اس رسالہ کو مطابق نسخہ مطبوعہ مطبع
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور قساوت اور زیادہ ہوئی چنانچہ زنا اور لواطت اور بھائی کا بہن سے بیاہ اور سود وغیرہ منہیات شرعیہ کو اوس نے اپنے
عہد مین علانیہ رواج دیا اور مسلم بن عقبہ کو بارہ ہزار یا بیس ہزار آدمیون کے ساتھ واسطے تاخت و تاراج مدینہ منورہ کے بھیجا
تین دن تک اوس شہر مطہر کے رہنے والے قتل اور لوٹ مین گرفتار رہے اور سات سو صحابی قریشی صاحب وجاہت اور
حوالم الناس اور ترک کے بلا کے دس ہزار آدمیون سے زیادہ شہید کیے اور لڑکون کو بندی کر لیا اور عورتون کو لشکر والون پر
مباح کردیا اور ام المومنین حضرت ام سلمہ کا گھر لوٹ لیا اور مسجد نبوی کے ستونون مین گھوڑے
باندھے چنانچہ گھوڑون نے منبر اور قبر شریف کے درمیان کا مکان پیشاب اور لید سے نجس کیا اور تین
دن تک مسجد شریف مین لوگ نماز سے مشرف نہوئے فقط سعید بن مسیب دیوانے بن کے وہان حاضر رہے
اور کیا کیا کچھ اعمال قبیحہ کہ اوس مسجد مقدس اور شہر مطہر مین یزید والون نے نہین کیے کہ زبان قلم کی ادا کی
تفصیل سے عاجز ہو اور منجنیق سے کعبہ معظمہ کو سنگسار کیا کہ صحن حرم محترم کا پتھرون سے
بھر گیا اور ستون مسجد الحرام کے ٹوٹ گئے اور لباس خانہ کعبہ کو جلادیا اور کعبے کے دروازے کے پردے کو

[illegible]

والون نے ابراہیم پاس حاضر کیا ابراہیم نے مختار پاس کوفے مین بھجوا دیا جب سر ابن زیاد کا
کوفے مین پہنچا مختار نے دارالامارہ کوفے مین مجلس کو آراستہ کر کے کوفے والون کو جمع کیا اور وقت منبر پر
یاد بد نہاد کا منگوا کے کہا ای اہل کوفہ دیکھو کہ خون ناحق امام حسین علیہ السلام نے ابن زیاد کو زندہ
یا تاریخ کی کتابون مین لکھا ہی کہ مختار کی لڑائی مین ستر ہزار اہل شام مارے گئے اور یہ
سنہ ہجری مین چھ برس واقعہ کربلا کے بعد عاشورے کے دن واقع ہوا **فائدہ** ترمذی کی صحیح
ت مین وارد ہی کہ جب ابن زیاد اور اوسکے سردارون کے سر مختار پاس لا کے رکھے گئے یکایک ایک
پ بڑا سا ظاہر ہوا کہ لوگ اوسے دیکھ کے ہٹ گئے سانپ سب سرون مین سے عبید اللہ ابن زیاد
کے سر پاس آ کے اوسکے نتھنے مین گھسا اور تھوڑی دیر ٹھہر کے اوسکے مونہہ سے نکلا پھر اوسکے مونہہ مین گھسا
نتھنے سے نکلا اسی طرح تین بار سانپ نے آمد و رفت کی پھر غائب ہو گیا الحاصل ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر
جوشن اور قیس بن اشعث کندی اور خولی بن یزید اور سنان بن انس نخعی اور عبد اللہ بن قیس اور یزید بن مالک
باقی اشقیا طرح طرح کے عقوبتون سے قتل ہوئے اور اونکی لاشون کو اسطرح گھوڑون کے سمون سے روندا
یان چور چور ہو کر خاک سے برابر ہوئین پر تاریخ والون کو اس امر مین اختلاف ہی کہ ابن سعد اور شمر وغیرہ
زیاد سے پہلے مارے گئے یا پیچھے ہر نہج سے جو حاکم کی حدیث مین وعدہ منتقم حقیقی کا گذرا کہ امام
حسین علیہ السلام کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار اشقی مارے جاوینگے سو محقق ہوا آخر آخر مختار کے
عقیدے مین فساد آیا اور اوسکو یہ خبط ہوا کہ اوسکی طرف وحی آتی ہی اور حضرت محمد بن الحنفیہ وہی مہدی موعود
ہین اور جب قبضہ اوس کا کوفے اور اوسکے اطراف اور جوانب پر خوب ہو گیا تو اوسکو داعیہ لڑائی کا عبد اللہ
زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ پیدا ہوا جب عبد اللہ بن زبیر کو یہ حال معلوم ہوا تو انھون نے
انے اپنے بھائی مصعب بن زبیر کو جو بصرے کے حاکم تھے اوسکے مقابلے کے واسطے معین کیا
ب مصعب بصرے سے لڑائی کے ارادے پر روانہ ہوئے تو مصعب اور مختار مین خوب جدال و قتال
آخر الامر فتح مصعب بن زبیر کو نصیب ہوئی اور مختار اس معرکے مین مارا گیا اور مصعب بن زبیر
نے ... قابض ہوئے آخر کو عبد الملک مصعب بن زبیر پر چڑھ آیا اور مصعب بن زبیر

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]